

ڈچٹل کورٹ کی سمت میں سپریم کورٹ کے سفر کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم کی تقریر کے چیدہ چیدہ اقتباسات

Posted On: 11 MAY 2017 2:43PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 11 مئی - وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے ڈچٹل کورٹ کے سفر کی افتتاحی تقریب میں جو تقریر کی تھی اس متن کے چیدہ چیدہ اقتباسات حسب ذیل ہیں :

اس ایوان میں موجود سپریم کورٹ کے سبھی عزت مآب سینئر جج صاحبان ، دوستو ، بھائیو اور بہنو!

آج بدھ پورنیم کے تہوار کے موقع پر میں آپ کو اور اپنے تمام اہالیان وطن کو بہت بہت نیک خواہشات پیش کرتا ہوں ۔ ملک بدل رہا ہے ، آج چھٹی ہے اور ہم لوگ کام کر رہے ہیں ۔ آج دس مئی کی تاریخ کی ایک اور اہمیت یہ بھی ہے کہ 1857 میں ملک کی جنگ آزادی کی ایک بہت عظیم جدوجہد دس مئی کو شروع ہوئی تھی ۔

آج ہم جدیدیت کی طرف سفر شروع کر رہے ہیں ۔ ہماری عدلیہ آج جدیدیت کی سمت میں قدم بڑھا رہی ہے ۔ میں محترم چیف جسٹس صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں ۔ اس سے پہلے جب ہم الہ آباد میں ملے تھے تو ایک تقریب میں چیف جسٹس موصوف نے بڑی ہی تفصیل کے ساتھ اعداد و شمار کی ایک تصویر پیش کی تھی ۔ انہوں نے ملک کی عدلیہ سے اپیل کی تھی کہ جج حضرات اپنی چھٹیوں کا کچھ وقت دیں تاکہ زیر التوا مقدمات فیصلہ پاسکیں ۔ میرے لئے یہ بات انتہائی مسرت بخش تھی ۔ مجھے کہنے دیجئے کہ ملک کے ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ کے جج حضرات کی بڑی تعداد اپنی چھٹیوں میں کمی کر کے اس ملک کے غریبوں کے لئے اپنا وقت دینے والی ہے ۔ اس طرح کے جذبات پورے ماحول کو تبدیل کردیتے ہیں ۔ ایک طرح کا اضافی احساس ذمہ داری پیدا ہو جاتا ہے اور عام آدمی کے دل میں بھی ایک نیا اعتبار پیدا ہوتا ہے ۔ میں اس کے لئے آپ سب کے تئیں دل کی گہرائیوں سے اظہار ممنونیت کرتا ہوں ۔

آج ہم ٹکنالوجی کے تعلق سے گفتگو کر رہے ہیں ۔ ٹکنالوجی سے ہمارے نظام کا تعلق بدقسمتی سے بہت ہی محدود یعنی صرف ہارڈ ویئر تک رہا ۔ ہارڈ ویئر کی خریداری ، ہارڈ ویئر بسانا ، ہم نے بس اسی کو ٹکنالوجی مان لیا تھا ۔ دفتروں میں آپ جائیں تو پہلے کے زمانے میں میز پر ایک فلاور پاٹ رکھا رہتا تھا ۔ بڑا افسر ہوتو بڑا فلاور پاٹ چھوٹا افسر ہوتو چھوٹا فلاور پاٹ ۔ اب دور بدلا ، جدیدیت آئی تو اب افسر کی میز پر فلاور پاٹ کی جگہ ایک خوبصورت کا کمپیوٹر رکھا رہتا ہے ۔ بڑا چھا لگتا ہے ۔ دراصل مسئلہ ٹکنالوجی کا کم ہے ، بجٹ کا بھی کم ہے اور اصل مسئلہ ہے ذہنی ذوق و شوق کا ۔ آج بدھ پورنیم کے موقع پر مجھے بھگوان کی بدھ کا ایک بہت ہی حوصلہ افزا پیغام یاد آتا ہے ۔ وہ کہتے تھے کہ دل بدلے ، رائے بدلے اور منزل مقصود بدلے تبھی تبدیلیوں کا آغاز ہوتا ہے ۔ چھ مہینے ہو گئے ، موبائل پرانا ہو گیا ، ذرا نیا ماڈل لینا چاہئے ۔ کتنا ہی نیا ماڈل کا موبائل کیو ن نہ لایا جائے ، جیب میں کنٹیکٹ لسٹ کی ڈائری ضرور رہتی ہے ۔ جبکہ موبائل فون میں کنٹیکٹ لسٹ کا پورا نظام موجود ہے ۔ آج ہماری صورتحال ایسی ہے کہ ہم کسی کو ایس ایم ایس کریں تو بعد میں فون کر کے پوچھتے ہیں کہ میرا ایس ایم ایس ملا ۔ دراصل چیلنج سافٹ ویئر میں نہیں ، ہارڈ ویئر میں بھی نہیں بلکہ اس کے لئے ایک اجتماعی سوچ بنانی پڑتی ہے ۔ چین اگر ٹوٹ جائے تو پراسس اٹک جاتا ہے ۔ ہم جب تک اخبارات ہاتھ میں لے کر نہ پڑھیں مزہ نہیں آتا ہے ۔ میز پر پڑا رہتا ہے کوئی چھوٹا تک نہیں ۔ بچے یو یو کرتے ہوئے دنیا بھر کی خبریں لے آتے ہیں ۔ اس لئے اپنے آپ کو اس تبدیلی سے جوڑنا پڑتا ہے ۔ ایک ماحول بنانا پڑتا ہے ۔ اس لئے ایک نسل کے لئے اس سے مقابلہ کرنا ذرا دشوار سے محسوس ہوتا ہے ۔ لیکن اگر وہ نسل مقابلہ کرسکے تو صورتحال میں زبردست بہتری پیدا ہو جاتی ہے اس لئے یہ سب سے بڑا چیلنج اس سے جڑا ہوا ہے ۔

میرے خیال سے ای - گورننس ، ایزی گورننس ، افیکٹو گورننس ، اکنامیکل گورننس اور انوائرنمنٹ فرینڈلی گورننس کو زندگی کے ہر شعبے میں برتنا بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ آج ہم جو اے فور سائز کا ایک کاغذ استعمال کرتے ہیں ۔ اس کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ اے فور کا کاغذ تیار کرنے کے عمل میں دس لٹر پانی صرف ہوتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم کاغذ کے بغیر دنیا کی طرف جائیں تو اس سے آئندہ نسلوں کی کتنی بڑی خدمت ہوسکے گی ۔ کتنے جنگل بچائے جاسکیں گے ۔ کتنی بجلی بچائی جاسکے گی اور بجلی کی بچت سے ، ماحولیات سے متعلق کتنے مسائل کا تدارک ہوسکے گا ۔ لیکن جب تک ہم اس پورے نظام کو نہیں جانتے تب تک تو ، ”چھوڑو یار یہ میرا کام نہیں ہے “ کی ہی ذہنیت کارفرما رہتی ہے ۔ اس لئے ہمیں اس کے وسیع تر چہرے کو پیش کر کے لوگوں کو متوجہ کرنا ہوگا ۔ یہ بہت ہی سہل اور بہت ہی مفید مطلب بھی ہے اور آج کے دور میں جب وقت کی قلت ہے تو کم وقت میں ہونے والا کام اسی نظام کے تحت کیا جاتا ہے ۔

سرکار میں عام طور پر ہمارا یہ تجربہ رہا ہے کہ ہم لوگ یہ مانتے ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ بہت اچھا ہے ، ہماری کوئی غلطی نہیں ہوتی کوئی کمی نہیں ہوتی ۔ یہ بات اپنے آپ میں فطری بھی ہے ۔ ابھی دو ماہ پہلے میں نے ایک رسک لیا اور میں نے سبھی محکموں سے کہا کہ مجھے بتایا جائے کہ آپ کے محکموں میں کیا دشواریاں ہیں کیا غلط ہو رہا ہے ، اسے ٹھیک کرنا ہے یا اسے سہل بنانا ہے ؟ کچھ دن تک تو یہی جواب آتا رہا کہ نہیں نہیں ہمارا کام بہترین طریقے سے چل رہا ہے ۔ کوئی خاص پر اہم درپیش نہیں ہے ۔ لیکن میں نے ہار نہیں مانی تو تقریباً 400 مسائل شناخت کئے جاسکے ۔ اب بعد میں میں نے

یونیورسٹیوں کو یہ کام دیا کہ خاص طور سے 18 سے 20 یا 22 تک کی عمر کے زیر تعلیم بچوں کو یہ کام دیا ہے۔ 36 گھنٹے ایک ہی چھت کے نیچے بیٹھ کر کام کرنا، حل تلاش کرنا، میں نے یہ 400 مسائل ان کے حوالے کردئے۔ انہوں نے اس پر ان تھک محنت کی اور میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب انہوں نے بتایا کہ ان میں سے بیشتر مسائل کے حل کا راستہ تلاش کر لیا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب ٹیرا کوٹہ کے، مٹی کے کرنسی کے سکے بنتے تھے اور دنیا چلتی تھی۔ وقت بدل گیا۔ کبھی چاندی کے سکے آئے، کبھی سونے کے سکے آئے، کبھی تانبے کے سکے آئے اور کبھی چمڑے کے سکے چلائے گئے۔ رفتہ رفتہ تبدیلیوں کے ساتھ اب کاغذ کی کرنسی وجود میں آئی ابھی یہ تبدیلی ہم ہی لوگوں نے قبول کی ہے۔ اب وقت آچکا ہے کہ کاغذ کی کرنسی کے دور کو خیر باد کہا جائے، ہمیں ڈجیٹل کرنسی کا مزاج بنانا ہوگا۔

ادھر کچھ دنوں سے خاص طور سے 8 نومبر کے بعد سے میں نے ان کاموں میں زیادہ دلچسپی لی جن میں میرا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ 8 نومبر کا دن نوٹ بندی کا دن تھا۔ میں نے تجربہ کیا کہ نوٹ چھاپنا، انہیں محفوظ رکھنا، ان کو ٹرانسپورٹیشن کے ذریعہ پہنچانا، ان تمام کاموں پر اربوں کھربوں روپے کا خرچ ہوتا ہے۔ ایک اے ٹی ایم کو سنبھالنے کے لئے چھ چھ پولیس والے لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ ٹکنالوجی دستیاب ہے۔ آپ کی جیت میں کرنسی نہ ہوتی بھی آپ گزارہ کر سکتے ہیں جس طرح سرکار نے پیش رفت کر کے بھیم ایپ بنایا ہے۔ ایک روپے کا خرچ نہیں ہے۔ آپ اپنے موبائل پر ڈاؤن لوڈ کیجئے۔ اپنا کاروبار شروع کر دیجئے۔ ملک کے اربوں کھربوں روپے بچیں گے تو کسی نہ کسی غریب کا گھر بنانے کے لئے یا غریب بچوں کی تعلیم کے کام آئیں گے۔

ٹکنالوجی پورے معاشی ماحول میں تبدیلی پیدا کر سکتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں اس کے استعمال کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ لوگوں کو بہت تیزی کے ساتھ اس کی اہمیت کا احساس ہو رہا ہے۔ اگر ہمیں خود کو نہیں آتا تو ہم ایک نوجوان رکھ لیتے ہیں۔ دیکھو بھئی اس کام میں میری مدد کرو، وہ کر دیتا ہے۔ آج ہم ٹکنالوجی کے جس دور میں جی رہے ہیں، اس ٹکنالوجی نے شائد ہزار سال میں بھی اتنا قابل ذکر کردار ادا نہیں کیا ہوگا۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے ہوسکتا ہے کہ شاید یہاں سے نکلنے کے بعد وہی ٹکنالوجی آؤٹ ڈیٹیڈ ہو جائے۔ ٹکنالوجی بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے اور اب وہ دن زیادہ دور نہیں جب آرٹی فیشیل انٹیلی جنس اپنا دبدبہ قائم کرے گی۔ اس کا پورا میدان بنی نوع انسان کو لے کر آگے بڑھے گا۔ جاپ بچے گا کہ نہیں بچے گا، اس پر بحث ہوگی۔ ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کار آئے گی۔ تو اب اس ڈرائیور کا ک پی ا گ و ا پی ا آرٹی

فیشیل انٹیلی جنس کے بعد بھی ملازمت کے مواقع پیدا کئے جانے کے امکانات ہوں گے۔ پوری دنیا ایک نئی سوچ کی طرف آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے ایک نئی نسل تیار کی جا رہی ہے۔

ہم نے اسپیس ٹکنالوجی اور سائنس کے میدان میں بڑی عزت کمائی ہے۔ دنیا میں ہمارا اقبال بلند ہوا ہے۔ ہم مریخ میں گئے، وہاں پہلا تجربہ کامیاب نہیں رہا لیکن ہندوستان اپنے پہلے ہی تجربے میں کامیاب رہا۔ اور اس پر کتنا خرچ آیا۔ اگر ہم ایک ٹیکسی کرائے پر لیں تو فرض کر لیں کہ سات روپے کلومیٹر اس کا کرایہ ہوگا۔ لیکن ہم انتہائی کم خرچ میں مریخ تک پہنچ گئے۔ ہالی ووڈ کی ایک فلم پر آنے والی لاگت سے ہی کم خرچ میں ہم نے مریخ کو فتح کر لیا۔ یہ ہمارے سائنسدانوں کی صلاحیتوں کا کمال ہے۔ لیکن بدنصیبی کی بات یہ ہے کہ خلائی ٹکنالوجی میں اتنی بڑی کامیابی کے باوجود بھی ہم قابل اطلاق یعنی ایپلی کیبل سائنس کے ساتھ کام کرنے میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ میں نے یہاں آنے کے بعد ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ سبھی جوائنٹ سکریٹریوں نے اس میں کئی دن تک کام کیا۔ آج ہم سڑکیں بناتے ہیں تو اس طرح بناتے ہیں۔ اگر اسپیس ٹکنالوجی کا استعمال کیا جائے تو آپ ایسی سیدھی سڑک بنا سکتے ہیں، جس میں بہت کم موڑ ہوتے ہیں۔ آپ یہ سڑکیں ڈیزائن کر سکتے ہیں۔ مجھے قبائلی علاقے کے لوگوں کو زمین کے حقوق دینے تھے۔ میں نے اسپیس ٹکنالوجی کا استعمال کیا۔ مجھے کسی پروف کی ضرورت نہیں تھی۔ اسپیس ٹکنالوجی کی مدد سے میں بہت آسانی سے یہ جان سکا کہ فلاں زمین فاریسٹ لینڈ ہے۔ سال کے پرانے فوٹو سے میں یہ طے کر سکتا ہوں کہ اگر اس کا حق بنتا ہے تو میں اسے دستیاب کر سکتا ہوں۔ 15

آج عدلیہ کے نظام میں اور خاص طور سے کرمینل جسٹس کے میدان میں انصاف کے امکانات میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ ٹکنالوجی سے زبردست معاونت حاصل ہو رہی ہے۔ موبائل فون ایسے ثبوت دے دیتا ہے کہ آپ کو شہادت کے لئے سائنسی سہولیات حاصل ہوجاتی ہیں۔ فارنسنک سائنس کے رول میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی بھی ایکسیڈنٹ کے معاملے میں آپ سی سی ٹی وی کیمرہ فٹیج سے جگمنٹ دینے کے نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ کہ عدلیہ کے پورے نظام کو اور اہل اور مزید آسان بنانے میں ٹکنالوجی کی فارنسنک سائنس بہت بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ہم جس قدر جلد ان چیزوں کو اختیار کریں گے، اتنی ہی تیزی سے ہم ایسے صحیح فیصلے کر سکیں گے جن میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

بھلا پہلے کوئی تصور کر سکتا تھا کہ کھیل کا فیصلہ دو امپائروں کے علاوہ بھی کوئی اور کر سکتا ہے۔ لیکن اب یہ فیصلہ تھرڈ امپائر کرتا ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ امپائی کی تو نوکری چلی گئی تو ایسا نہیں ہے اس کی ملازمت نہیں گئی بلکہ اس میں مزید اہلیت پیدا ہو گئی ہے اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم جس قدر آسانی سے ٹکنالوجی کو قبول کریں گے اس کا اتنا ہی زیادہ فائدہ ہمیں باآسانی حاصل ہوسکے گا۔

ابھی روی شنکر جی پرو-بونو کی بات کر رہے تھے۔ میں آپ سب کے سامنے اس کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا۔ یہ جو ہمارے ملک کے لوگوں کی سوچ ہے کہ ہمارے ملک کے شہری ایسے ہیں ویسے ہیں یہ حقیقت نہیں ہے۔ ہم ملک کا مزاج پہچانیں۔ یہاں میں جو مثال دینے جا رہا ہوں شاید وہ اس اسٹیج سے قابل ذکر نہیں ہے لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں اس لئے میں یہ مثال دے رہا

ہوں - مجھے معاف کیجئے جب 2014 کا الیکشن ہوا تو میری پارٹی نے مجھے وزیر اعظم کی حیثیت سے پیش کیا - میری پارٹی کے مقابل چناؤ لڑنے والی کانگریس نے دلی میں اپنی ایک بہت بڑی میٹنگ میں فیصلہ لیا تھا - ساری دنیا کی نگاہیں اس فیصلہ پر جمی ہوئی تھیں - لیکن پریس کانفرنس میں اعلان کیا گیا کہ کانگریس صارفین کو 9 گیس سلنڈروں کے بجائے بارہ گیس سلنڈر دے گی یعنی 2014 کا چناؤ ایک طرف اور 9 اور 12 سلنڈر ایک طرف - اب آپ دیکھیں کہ کیا 9 اور 12 سلنڈر دئے جانے کے معاملے لوک سبھا میں بحث کے ذریعہ مستقبل کا تعین کریں گے - سرکار بننے کے بعد میں نے اہالیان وطن سے لال قلعہ کی فصیل سے ایک چھوٹی سی اپیل کی تھی - میں نے کہا تھا کہ بھائیو اگر آپ متحمل ہوسکتے ہیں تو گیس پر دی جانے والی سبسڈی چھوڑ دیں - اور آج میں انتہائی فخر کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ میرے ملک کے ایک لاکھ 20 ہزار کنبوں نے گیس پر ملنے والی سبسڈی چھوڑ دی -

جب میں گجرات میں تھا ان دنوں ایک انتہائی خوفناک زلزلہ آیا تھا - میں نے انجنئرنگ کے طلباء سے کہا تھا کہ مجھے چھ مہینے کا وقت دیں - بڑی تعداد میں انجنئرنگ کے طلباء میرے ساتھ اس مشن میں کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے - آج میں ملک کی مقننہ برادری خاص طور سے اپنے وکیل دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم نے علی الترتیب پرو-بونو کا جو ایپ تیار کیا ہے ، آپ اس میں اپنا اندراج کروائیے - کسی غریب کو مدد چاہئے تو میں مفت مدد دینے کو تیار ہوں - پورے ملک میں غریبوں کو قانونی امداد فراہم کرنے کی ایک تحریک شروع کرنے کے لئے آگے بڑھیں - یہ ٹکنالوجی کا کمال ہے اس پرو-بونو کے ذریعہ ایک نظام قائم کیا گیا ہے - لیکن ایک نئی پیش رفت یہ بھی ہے کہ اگر میرے ملک کا غریب ، بیوہ یا ریٹائرڈ ٹیچر قطار میں کھڑے ہو کر گیس سلنڈر پر دی جانے والی سبسڈی سے دستبردار ہوسکتا ہے ، میرے ملک کا گائناکولوجسٹ ڈاکٹر 9 تاریخ کو ریب ماں کی خدمت کے لئے آمادہ رہتا ہے ، میرے ملک کا نوجوان آفت ناگہانی کے وقت اپنی انجنئرنگ کی ہنر مندی کو اس خدمت میں لگانے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے تو میرے ملک کا آئی ٹی پروفیشنل ایک چھت کے نیچے 36 گھنٹے تک بغیر کچھ کھائے پئے 400 مسائل کے حل کا راستہ تلاش کرنے کے لئے بھی آمادہ ہوسکتا ہے - مجھے یقین ہے کہ میرے ملک کے وکیل بھی غریبوں کی مدد کرنے کے لئے اس ٹکنالوجی کے وسیلے سے آگے آئیں گے اور ملک کے مستقبل کو بدلنے کے لئے کام کریں گے -

میں اسی امید کے ساتھ آپ نے جو نیا کام شروع کیا ہے اس کے لئے کھنولکر جی کو بہت بہت نیک خواہشات پیش کرتا ہوں ، مبارکباد دیتا ہوں - عزت مآب چیف جسٹس صاحب کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ ڈجیٹل انڈیا کی سمت میں عدلیہ کے نظام میں ٹکنالوجی کا استعمال انتہائی مفید مطلب ثابت ہوگا۔

م ن - س ش - رم

U-2218

(Release ID: 1489612) Visitor Counter : 2

